# 38135-کیا خاوند کے لیے جائز ہے کہ وہ بیوی کے ساتھ افطاری کرنے کی بجائے مسجد میں افطاری کرے

## سوال

کیا گھر میں بیوی کے ساتھ افطاری کرنے سے مسجد میں جماعت کے ساتھ افطاری کرنا زیادہ اہم ہے، کیونکہ بیوی حاملہ ہونے کے باعث گھر سے نہیں جا سکتی ؟

میں نے چند ماہ قبل شادی کی اور اپنے خاوند کے ساتھ یہ پہلا رمضان بسر کر رہی ہوں، اب تک اس نے میرے ساتھ گھر میں ایک افطاری بھی نہیں کی، وہ مسجد میں افطاری کرنے کے بعد رات دس بجے گھر واپس آتا ہے، تو کیا ایسا کرنا شرعی طور پر صحیح ہے ؟

میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ اس کا جواب دیں، میں نئی مسلمان ہوئی ہوں اور میرا خاوند اصلا مسلمان ہے اس کا کہنا ہے کہ اسلامی تعلیمات ایسی ہی ہیں، لیکن میرے خیال میں یہ اسلامی تعلیمات نہیں ہیں ؟

## پسندیدہ جواب

اس میں کوئی شک نہیں کہ معاشرت زوجیت میں یہ بات شامل ہے کہ : خاوند کو بیوی کے دینی اور دنیاوی معاملات کا خیال رکھنا چاہیے، اور اس پر بیوی کے واجب کردہ حقوق ادا کرنے چاہییں، خاوند پر بیوی کے واجب حقوق میں سب سے اولی اور اہم حق خاوند کے ذمہ یہ ہے کہ وہ بیوی کو دینی معاملات اور عقیدہ اس طرح سکھائے جس طرح اللہ تعالی کا حکم ہے ۔

بلاشبہ خاوند کا آپ کو یہ باور کرانا کہ وہ جو کچھ کر رہا ہے وہ اسلامی تعلیمات کے مطابق ہے، اس کا یہ کہنا صحیح نہیں بلکہ غلط ہے، اور اللہ تعالی کے ذمہ ایسی بات ہے جس کا اسے علم ہی نہیں، حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کے ساتھ صحبت اور تعلقات اور ان کے معاملات کا اہتمام اور ضروریات پورا کرنے کے باوجود گھریلو کام کاج بھی کیا کرتے اور گھر والوں کا خیال رکھا کرتے تھے ۔

اسود رحمہ اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں کیا کرتے تھے ؟

وہ فرمانے لگیں :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر والوں کی خدمت کیا کرتے تھے اور جب نماز کا وقت ہوتا تو نماز کے لیے نکل جاتے ۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (644) ۔

اور اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اور عورتوں کے ساتھ احسن انداز سے بود و باش اختیار کرو} ۔

اس سے یہ پتہ چلا کہ حسن معاشرت جس کا اللہ تعالی نے حکم دیا ہے حیات زوجیت کی اساس ہے ۔

اوریہ معلوم ہونا چاہیے کہ بیوی کے ساتھ مل کرافطاری کرنا بھی حسن معاشرت میں شامل ہے چاہے کچھ ایام کے لیے ہی ہواورخاص کرازدواجی زندگی کے ابتدائی ایام میں اس کا زیادہ اہتمام کرنا چاہیے کیونکہ ان ایام میں ان اشیاء کا اہتمام کرنا چاہیے جس سے حیات زوجیت میں قوت پیدا ہو، شریعت اسلامیہ نے بھی اسی کا حکم دیا ہے ۔

اورخاص کرجب بیوی کے ساتھ افطاری نہ کرنے کی وجہ سے بیوی وحشت محسوس کرے توایسا نہیں کرنا چاہیے بلکہ اسے دینی تعلیم دینے لیے ایک سنہری موقع سمجھنا چاہیے اورافطاری میں کھانے پینے کے آداب اورسنن بیان کرتے ہوئے عملی طورپر بھی سکھانا چاہیے ۔

مندرجہ بالاسطورمیں جوکچھ بیان ہواہے اس کی بنا پر ہم خاوند کوکہیں گے کہ گھراور بیوی کے معاملات کا اہتمام کرتے ہوئے ان کا خیال رکھے اوران کے حقوق میں کمی کوتاہی نہ کرے ، اسے یہ علم ہونا چاہیے کہ دوسرے لوگوں کے معاملات حل کرنے سے زیادہ اجروثواب تواپنے گھرکی ضروریات پوری کرنے میں ہیں ۔

اوراسی لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاکہ :

(مسکین پرصدقہ کرنا توصرف صدقہ ہی ہے ، اوررشتہ دارواقربا پرصدقہ کرناڈبل اجرکا باعث ہے ایک توصدقہ اوردوسرا صلہ رحمی کا) سنن نسائی حدیث نمبر (2528) ، علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اسے صحیح قراردیا ہے ۔

اورایک حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کچھ اس طرح ہے :

(اپنی عیالت والے سے ابتداء کرو) صحیح بخاری حدیث نمبر (1360) صحیح مسلم حدیث نمبر (1034) ۔

اس کا معنی یہ نہیں کہ شرعی طورپر اسے روزانہ بیوی کے ساتھ ہی افطاری کرنی واجب ہے ، لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ بیوی اورگھروالوں سے محبت والفت اوران سے وحشت ختم کرنے کے لیے انس کا اظہار کرنا نیکی ہے ، اورخاص کرجب سائلہ یہ کہتی ہے کہ وہ حمل کے باعث کام کاج نہیں کرسکتی ، توایسی حالت میں اور بھی زیادہ نیکی ہوگی ۔

اوراسی طرح بیوی اورگھروالوں سے نرم رویہ اوررحمدلی اوران کی ضروریات کا خیال کرنا بھی نیکی ہے ، یہ نیکی نہیں کہ دوست واحباب کوراحت پہنچانے کے لیے راتوں کی نیند حرام کرتے ہیں اورگھر کا خیال ہی نہیں اورنہ ہی بیوی کی ضروریات کا خیال کرتے ہیں ۔

ہم اللہ تعالی سے دعا گوہیں کہ وہ مسلمانوں کے حالات کی اصلاح فرمائے اورھدایت سے نوازے ۔

واللہ اعلم.